السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسلمان سفر میں مرگیا، اس کے انتقال کی خبر سن کے سننے والے کو نماز غائب موتی کی پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

غائب پر نماز جنازہ پڑھنا درست ہے، اس لیے کہ جب نجاشی جبشہ کے بادشاہ نے جبشہ میں انتقال کیا تھا تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ میں اُس پر جنازہ کی نماز پڑھی ہے جیسا کہ صحیح بخاری مع فتح الباری (س 1/689 مطبوعہ دہلی) میں ہے :

ن أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ، وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ. [1]

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کے فوت ہونے کی خبر اس روز سنائی، جس روز وہ فوت ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کو لے کر عید گاہ تشریف لے گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صفیں بنائیں اور چار تکبیریں کہیں۔

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (268) صحیح مسلم رقم الحدیث (951)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الجنائز، صفحہ: 325

محدث فتویٰ